تزکرہ عباسیان بیروٹ کلاں

سوانح حیات جدامجد نوائیسال

سردار نوائس علی خان عباسی شہید

تحریر و تدوین

اسامہ علی عباسی

خانوادہ نوائیسال برادری آف بیروٹ کلاں، چھجہ شریف اور نوائیسالان بیروٹ کے مورث اعلی سردار نوائس علی خان عباسی شہید المتوفی 1837 عیسوی کی سوانح حیات اور دیگر شخصیات کا تزکرہ

تحریر و تحقیق

اسامہ علی عباسی

بالتاریخ : ستمبر 2023ء

تزکرہ سردار اعلی و جاگیردار بیروٹ

سردار نوائس علی خان عباسی شہید

دور حیات سن 1760ء تا 1837ء

طاہر خان کی اولاد سے بیروٹ کلاں میں آباد 10 برادریوں میں سے ایک برادری کے جدامجد کا نام نوائس علی خان عباسی ہے جو کہ نوائیسال برادری کے مورث اعلی ہیں جنکے پاس نمبرداری اور سرداری زمانہ قدیم سے فی زمانہ حال تک موجود ہے۔ سالم خان کو سالم آل شاخ کا حقیقی مورث اعلی کہا جاتا ہے جنکے دو بیٹوں طاہر خان اور بھاگو خان کی نسبت انکی اولاد دو حصوں میں منقسم ہے۔ طاہر خان کی اولاد سے بیروٹ کلاں کی 10 برادریاں رہائش پذیر ہیں جن میں نوائیسال، سنیال، بخشیال، میرال، صفریال، فتحیال، لالال، فقیرال، بھمبیال، بنکال اور موریال برادریاں ہیں جو کہ مرکزی بیروٹ کلاں میں آباد ہیں جبکہ طاہر خان کے چھوٹے بھائی بھاگو خان کی اولاد سے 7 برادریاں جن میں دستیال، مستیال، کاملال، مہرآل نصیردینال، چنچیال، بلی بیگال شامل ہیں۔ طاہر خان کی اولاد سے سرداری کی پگ اور نمبرداری ہمیشہ نوائیسال خاندان کے پاس زمانہ قدیم سے رہی ہے جو کہ تاحال چل رہی ہے جبکہ بھاگو خان کی اولاد سے کاملال خاندان، کل اولاد میں ممتاز گردانا جاتا ہے اور 1914ء میں کاملال خاندان میں سے پہلے نمبردار فیروز خان

عباسی تھے جنکی اولاد میں یہ سلسلہ جاری ہوا ۔نمبردار فیروز خان کے زمانے میں نمبردار علی مرد خان عباسی کی 1920ء میں وفات کیبعد انکے بڑے بیٹے نمبردار قلندر خان عباسی، منصب نمبرداری پر فائز ہوئے اور فیروز خان نمبردار کے ہمعصر و ہم عہدہ شخصیت رہے ہیں علاوہ ازیں کہ نمبردار قلندر خان کے دادا جان نمبردار سردار جمیعت علی خان عباسی مرحوم المتوفی 1880ء اپنے زمانے میں بیروٹ کلاں کے واحد نمبردار اور جاگیردار گزرے جنکے اپنے ذاتی نام پر یونین کونسل بیروٹ ، ویلج کونسل بانڈی میں بانڈی جمیعت خان کا گاؤں موجود ہے .جوکہ یونین کونسل بیروٹ میں وہ واحد گاؤں و دیہات ہے جو کسی شخص کے ذاتی نام پر موجود ہو اور سرکاری کاغذات میں بطور خاص یونین کونسل بیروٹ کے اس گاؤں کا نام بانڈی جمیعت خان ہی درج ہے .جوکہ تاحال جاری و ساری ہے اور اسکے ساتھ ساتھ نمبردار جمیعت خان صاحب کیساتھ سردار کا لقب بطور خاص عنایت شدہ اور جاری شدہ رہا ہے علاوہ ازیں نمبردار جمیعت علی خان عباسی اپنے دور کے جرگہ معرکہ کے شخص اور ایک بڑے جاگیردار ہونے کیساتھ کیساتھ وقت کے کامل ولی اور درویش صفت آدمی تھے جنھوں نے مال و متاع اور منصب ہونے کے باوجود سادہ زندگی بسر کی اور دین اسلام کی تعلیمات سے خوب لگاؤ رکھا اور اسی مذہب و سادگی کا تسلسل انکی اولاد میں بھی برابر جاری و ساری ہے۔ کسی خاندان یا فرد میں جو خصوصیات عوام الناس دیکھتی ہے تو اسکی تہہ تک جانے کے لیے اس خاندان کے جدامجد کو دیکھا جاتا ہے جسکا خون اس فرد کی رگوں میں گردش کرتا ہے اور وہ فرد اپنے

جدامجد کی ذات کا عکس اور انکے کردار کا آئینہ ہوتا ہے۔ یہی تزکرہ اس بے لوث، مرد مجاہد اور ایک شیر کا جسکا نام نوائس علی خان عباسی تھا جسکو دھوکے سے شہید تو کردیا گیا مگر اس شیر کا نام اور اسکے کردار کی جھلک آج بھی اسکی اولاد میں نظر آتی ہے۔ یہ بات نہیں کہ نوائس علی خان عباسی شہید میرے جدامجد ہیں مجھے ان سے نسبی اور فطری محبت تو ہے ہی مگر نوائس علی خان عباسی الشھید وہ مرد مجاہد ، اخلاق و جرأت و بہادری اور دلیری کی وہ مثال تھا جس کے کردار پر مجھے ہمیشہ سے فخر محسوس ہوتا ہے۔ یہاں ،تزکرہ اس شخص کا ہورہا ہے جسکی شرافت و پاکدامنی، رفعت و بزرگی، بہادری و دلیری گرج و گونج، جوش و ولولہ، عدل و انصاف، دیانت و متانت کی مثالیں صرف اپنے ہی نہیں بلکہ پرائے بھی دیتے ہیں اور اسکی اولاد کی بزرگی و شرافت پورے اہل علاقہ میں آج بھی مشہور و معروف ہے یہاں تزکرہ نوائس علی خان عباسی الشھید کا ہے۔

سردار سالم خان عباسی، مورث اعلی سالم آل شاخ کے بڑے فرزند سردار طاہر خان عباسی اور چھوٹے بیٹے بھاگو خان)جنکا حقیقی نام معلوم نہیں ہوسکا (ہوئے جو سالم آل شاخ کے حقیقی مورث اعلی ہیں۔ سردار طاہر خان عباسی جو اپنے دور کا سردار اعلی ہونے کے باوجود وقت کا ایک کامل ولی اور کھرا شخص تھا انکے ہاں 2 بیٹے سردار شاہ محمد خان عباسی اور لعل محمد خان عباسی المعروف للی خان ہوئے۔ شاہ محمد خان کے

ہاں 4 فرزندان رسالت خان، صفر خان)صفریال(، فتح خان)فتحیال اپر بیروٹ پاٹی بانڈی (اور لعل محمد خان)لالال عباسیاں (ہوئے جن میں رسالت خان، میرے بڑے ،بزرگ و جدامجد گزرے ہیں۔ رسالت خان کے تین بیٹوں صحت خان)سنیال و بخشیال(میر خان)میرال (اور احمد خان ہوئے جن میں احمد خان کے ہاں وہ گوہر نایاب پیدا ہوا جو کئی صدیاں بیت جانے کیبعد بھی قصہ کہانیوں اور بلاتفریق خاندان و برداری سبکے دلوں میں زندہ و جاوید ہے جسکا نام سردار نوائس علی خان عباسی الشہید ہے۔ سردار نوائس علی خان عباسی الشہید کی پیدائش آپ راجی کے دور میں قریبا 1770 عیسوی کو احمد خان کے ہاں چھجہ، بیروٹ ہوئی اور وہ احمد خان کا اکلوتا بیٹا تھا۔ نوائس علی خان عباسی کے بچپن و جوانی کا تزکرہ اپنوں سے سنوں یا پرائے لوگوں سے مگر سب یہی کہتے ہیں نوائس علی خان عباسی سبکا لاڈلا اور نہایت وجیہہ و خوبصورت تھا شاید قدرت کا لاڈلا بھی تھا تبھی قدرت نے انہیں امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام کے صدقے شہادت کے عظیم منصب سے نوازا اور اسکی اولاد میں وقت کے کامل اولیاء و صالحین پیدا کیے جنکی شرافت و دیانت کے تزکرے دور دراز تک مشہور و معروف ہوئے۔ آپ راجی کے دور میں جہاں ہر طرف فتنہ پروری اور خودمختاری کا دور تھا، ہر شخص دوسرے کو للچائی ہوئی نظروں اور زمین کھا جانے کے چکروں میں مصروف عمل تھا وہیں نوائس علی خان ،وہ شخص تھا جسکو قدرت نے لوگوں کے درمیان عدل و انصاف کرنے کے لیے پیدا کیا بچپن میں آپکے والد احمد خان کا قصہ جو میں نے اپنے خاندان و دیگر سنیال خاندان سے

سنا چونکہ میرا ننھیال تو سنیال خاندان سے ہے اور نوائس خان کے والد احمد خان اور سنیال و بخشیال برادریوں کے والد صحت خان دو حقیقی بھائی تھے، آپ راجی کے دور میں کہیں اس ڈر سے کہ احمد خان کا بیٹا نوائس علی خان اکلوتا ہے زمین و جائیداد کی خاطر اسے کوئی قتل نا کردے کہ عموما یہی رواج اس زمانے میں چلتا تھا کہ اکلوتے بیٹے کی اولاد کو آگے چلنے نہیں دیا جاتا تھا اس ڈر سے احمد خان عباسی نے اپنے بھائی صحت خان سے اس واقعے کا تزکرہ کیا اور یہ خدشہ ظاہر کیا جس پر صحت خان نے اپنے چھوٹے بیٹے بخش محمد خان المعروف بخشی خان کو نوائس علی خان کا رضائی بھائی بھی بنایا بلکہ احمد خان نے اپنی آدھی جائیداد بھی اس رضائی بھائی بخشی خان کے نام کی جو کہ بخشیال برادری کے مورث اعلی ہیں جنکی اولاد عباسیاں میں چکلی و مضافاتی علاقوں میں آباد ہے۔ نوائس علی خان عباسی بچپن سے صوم و صلوۃ کا پابند ، شرافت و دیانت کا علمبردار تھا جب جوان ہوا تو اپنے دور کا ایسا جرگہ والا شخص بنا جسکو گلیات سے لیکر پونچھ کشمیر تک لوگ اپنے جرگوں میں بحیثیت فیصلہ کروانے والا بلاتے تھے اور آج بھی انکی اولاد کا خاصہ سات پشتیں گزر جانے کے بعد بھی یہی ہے کہ جرگہ نظام اور نمبرداری نوائیسال خاندان کے پاس ہی موجود ہے۔ میں نے اپنے پہلے کتابچے "ہرات سے کشمکر تک "جو یکم اکتوبر سن 2022ء کو شائع ہوا اس میں نوائس علی خان کا تزکرہ بحیثیت شرافت قلمی زیادہ کرنا مناسب نہیں سمجھا مگر بزرگوں و دیگر کے اصرار پر اس عظیم شخص کا تزکرہ کرنا علاوہ ازیں نسبی تعلق، اب کرنا فرض سمجھتا ہوں کیونکہ جن معاشروں میں سے

انکے اصل ہیروز مٹ جائیں وہ معاشرے گمنام و سیائی کی دلدل میں گم ہوجاتے ہیں۔
نوائس علی خان عباسی الشہید جب جوان ہوئے تو انکی شادی اپنے دادپوترہ خاندان صفریاُل میں نیک سیرت و خوبصورت خاتون سے ہوئی جن سے انکے دو بیٹے غلام علی خان عباسی جو اپنے دور کے ولی کامل اور درویش صفت بزرگ گزرے اور چھوٹے بیٹے عالم شیر خان جو اپنے والد نوائس علی خان کی شجاعت و بہادری کی زندہ و جاوید مثال تھے۔

،نوائس علی خان عباسی الشہید جب جوان ہوئے تو آپکے اخلاق و کردار ، عدل و انصاف دیانت داری و راست بازی ، ہمت و جرأت کو دیکھتے ہوئے آپ طاہر خان کی کل اولاد میں سرداری کی پگ سے نوازے گئے اور 10 خاندانوں کے متفقہ علیہ سردار اعلی مقرر ہوئے جو ہر جرگے ، ہر معرکے اپنے خاندان)اولاد طاہر خان عباسی (کی نمائندگی کرتے گویا طاہر خان جیسی نیک سیرت و اعلی ظرف شخصیت کی دوسری تصویر نوائس علی خان عباسی الشہید کی صورت میں پیدا ہوا۔ آپکے عدل و انصاف ، جرگے و معرکے کا نظام دیکھتے ہوئے گلیات سے لیکر ہجیرہ پونچھ تک اور مظفرآباد آزاد کشمیر کے دور دراز علاقوں تک آپکو فیصلہ کرنے کے لیے بلایا جاتا تھا۔ یہ واقعہ پروفیسر افتخار عباسی صاحب جو کہ خود تاریخ اور ادب میں ایک اعلی پائے کے محقق ہیں انھوں نے بتایا کہ سینہ بہ سینہ

بزرگوں سے روایات میں سنا کہ ایک بار دھیرکوٹ میں ارجہ کے مقام پر راجگان اور ڈھونڈوں کے مابین کسی بات پر تنازعہ ہوا اور تنازعے نے اتنا طول پکڑا کہ وہ علاقائی سطح پر قوم قبیلے کے لحاظ تک پہنچ گیا تب مری سے چند ڈھونڈ سرداران کے وفد کیساتھ نوائس علی خان ارجہ پہنچے اور بطور فیصلہ کرنے والا اپنا فیصلہ سنایا جس سے ایک گھمبیر مسئلہ ایسا حل ہوا کہ اپنے قبیلے کے لوگ تو آپکے دیوانے ہوئے مگر آپکے اخلاق سے متاثر ہو کر راجگان نے اپنی ذاتی زمین میں سے بھی 250 کنال کا ٹکرا بطور تحفہ آپکے نام کیا جسکو آپ نے بصد احترام واپس کیا اور یہ کہا کہ نوائس علی خان عباسی فیصلہ کرنے کے معاوضے نہیں لیتا۔

ارجہ میں فیصلہ سنانے کے بعد راجگان پونچھ کیطرف سے آپکے ساتھ ایک برادرانہ تعلق قائم رہا اور آپ کئی بار انکے ہاں مہمان ٹھہرے۔ ککھے راجپوت ، جو اپنے علاقے میں ایک بااثر و رعب دار خاندان تاحال پرانے پونچھ موجودہ ضلع مظفرآباد و دیگر میں آباد ہے اور صاحب ثروت ہیں، وہیں نوائس علی خان عباسی الشھید کے دوست احباب رہے جن میں ایک کا تزکرہ اس صورت میں بھی درج ملتا ہے جسکو اپنے تاریخی بلازگ میں ممتاز مؤرخ عبیداللہ علوی مرحوم رح نے بھی نقل کیا بلکہ اس پورے واقعے کی تفصیل تو سینہ بہ سینہ روایات پر درج کردی مگر کئی تاریخی اور انسابی غلطیاں بحیثیت انسان جو ہر کسی

سے ممکن ہے اس واقعے میں کی ہیں۔ شاید انکے راوی نے انکو مکمل معلومات یا عدم معلومات فراہم کی جس کی بناء پر انہوں نے نوائس علی خان کو کھکہ راجگان سے دوستی و قربت پر اس واقعے میں کھکہ شاخ سے لکھ ڈالا .یہ واقعہ قریبا 1810 عیسوی کا ہے جب سرزمین بیروٹ پر سادات فاطمیہ ھاشمیہ کا پہلا کنبہ و قبیلہ آباد ہوا جو کہ مشہدی سادات ہیں۔ انکے آباؤ اجداد شاہ ہمدان سید علی ہمدانی رح کے ہمراہ ایران سے کشمیر میں آکر ہوئے، سید علی ہمدانی رح کا شمار ان اکابرین علماء کرام اور شیوخ میں ہوتا ہے جنہوں نے کشمیر ، ھزارہ اور خطہ کوھسار میں اسلام کی شمع روشن کی۔ آپکے ہاتھ پر ہی کشمیر کے بادشاہ نے اسلام قبول کیا تھا جس کی نسبت ریاست کشمیر کا سرکاری مذہب سن 1350 عیسوی کے قریب دین اسلام ٹھہرا۔ سادات مشھدیہ میں سے کشمیر سے انکے بزرگ گکھڑ دور میں خطہ پوٹھوہار میں آکر سکونت پذیر ہوئے اور یہاں گکھڑ سلطان حمد خان المعروف ہاتھی خان کے زمانے میں ان کی درخواست پر دین اسلام کی شمع روشن کی۔ ان سادات مشھدیہ کی اولاد میں سے سید باقر حسین شاہ بڑے عالم و فاضل شخص تھے جنہوں نے گاؤں رائی لورہ میں قلعہ پھروالہ گکھڑاں کی زیر سرپرستی ایک جامعہ الکوثر کے نام سے ایک خانقاہ کی بنیاد رکھی جہاں فقہ جعفریہ کے علماء لوگوں کو تعلیم و تربیت دینے لگے۔ جب پوٹھوہار میں گکھڑوں کو زوال ہوا اور رنجیت سنگھ پوٹھوہار پر قابض ہونے اور گکھڑوں کو شکست دینے کے بعد لورہ کی جانب متوجہ ہوا جہاں پر سکھ راج میں یہ سلسلہ تعلیم و تربیت بند ہوا اور سادات مشھدیہ کے گھرانے

خاموشی کی زندگی بسر کرنے لگے۔ اس عرصے میں باقر حسین شاہ کا پوتا سید لعیق شاہ لورہ سے ہجرت کرکہ پونچھ کشمیر میں راجگان کھکہ کے پاس تشریف لے گیا اور وہیں سکونت اختیار کی۔ سید باقر حسین شاہ کی نسل میں سید محمد علی شاہ، ایک نیک سیرت اور علم دوست شخص ہوا جس نے اپنے جدبزرگوار سید باقر حسین شاہ کی یاد تازہ کی، وہ ایک عالم اور فقیہہ تھے۔ علم کی تلاش میں وہ دہلی ہندوستان بھء عازم سفر ہوئے۔ سید محمد علی شاہ کا گھرانہ لورہ میں آباد تھا جہاں جوانی میں انکی شادی انکی مرضی کے خلاف والدین کی پسند پر ایک خاتون سے کردی گئی، سید محمد علی شاہ نے والدین کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کیا مگر انکے اپنے خاندان کے بعض اشخاص کو یہ شادی بلکل گوار ناگرزی اور گھریلو ناچاکیوں اور دوسری وجوہات کے سبب سید محمد علی شاہ کے ہاتھوں ایک شخص کا قتل ہوگیا۔ جب سید محمد علی شاہ کے ہاتھوں قتل ہوا تو اپنی زوجہ کیساتھ رات و رات لورہ سے ہجرت کرکہ اپنے یکجدی سادات مشہدیہ پونچھ نارواں پہنچے اور انکے ہاں پناہ لی اور کئی سال وہیں سکونت اختیار کی اور وہیں جوانی میں انکی زوجہ کا انتقال ہوا۔ راجگان پونچھ کھکہ کے ہاں ہی سید محمد علی شاہ کی ملاقات بزرگوار سردار نوائس علی خان سے ہوئی اور انہوں نے اسکا سارا ماجرا سنا۔ وہ سید محمد علی شاہ کی علمی فکر و اخلاق سے متاثر ہوئے مگر اس شرط پر کہ اگر محمد علی شاہ فقہ جعفریہ)اہل تشیع (کو چھوڑ کر امام اعظم ابو حنیفہ رح)فقہ حنفیہ (کو قبول کریں تو وہ بخوشی انہیں اپنے ساتھ بیروٹ لے جاسکتے ہیں اور اپنی پوتی کا بیاہ بھی ان کیساتھ کردیں گے۔ اس پر محمد علی شاہ نے کچھ دیر سوچنے

کا وقت مانگا اور صبح نوائس علی خان کے ہاتھ پر وعدہ کیا کہ وہ آئندہ زندگی فقہ حنفیہ اھلسنت کے مطابق بسر کریں گے جس پر وہ آخری دم تک قائم رہے۔ نوائس علی خان نے اپنے بڑے بیٹے غلام علی خان کی دختر کیساتھ انکا رشتہ طے کیا اور یوں وہ بیروٹ میں آکر سکونت پذیر ہوئے۔ غلام علی خان کا بیٹا نمبردار جمیعت علی خان اور محمد علی شاہ کا رشتہ آپس میں بہنوئی سالے کا تھا تو اس وقت نمبردار جمیعت علی خان عباسی نے موراِیاِ خاندان سے زمینیں ہبہ کرواکر محمد علی شاہ کو عنایت کی، اس زمین کی منتقلی کا واقعہ میرے دادا حضور نے بھی مجھے گوش گزار کیا تھا یہ جو سادات بیروٹ میں آباد ہیں انکو زمینیں ہمارے جڑدادا جمیعت علی خان نے موراِیاِ خاندان سے ہبہ کرواکر دی تھی کیونکہ موراِیاِ و نوائیسال خاندان کا پڑدادا طائر خان ایک ہی ہے جسکی بناء پر اس وقت زمینی ساک و حقوق ایک جیسے ہی تھے۔ نمبردار جمیعت علی خان عباسی، نوائس خان کے پوتے اور اپنے عہد کے ایک بااثر شخص گزرے ہیں جو کہ جاگیردار ہونے کیساتھ کیساتھ وقت کے کامل ولی تھے آپکے بھائی میر احمد خان کا شمار وقت کے کامل اولیاء میں ہوتا تھا جنھوں نے 1860ء کے قریب پیدل بیت اللہ شریف کا حج کیا اور اپنی تمام زندگی سادگی و دین اسلام کی روشنی میں بسر کی۔ میر احمد خان کا ایک ہی بیٹا سلطان احمد خان جوانی میں فوت ہوئے جنکی وجہ سے میر احمد خان رح کی نسل جاری نہیں رہی۔

سردار نوائس علی خان عباسی شہید علاقہ بیروٹ کلاں کے فیوڈل چیف اور ایک سردار اعلی کی حیثیت سے تھے۔ چھجہ شریف ، بیروٹ کی سب سے اونچی جگہ ہے اور آپکی جاگیر قرار پائی۔ آپکی جاگیر کا رقبہ دریا کنارے بانڈی جمیعت خان لوئر بیروٹ سے شروع ہو کر موجودہ علاقہ باغ جبر بیروٹ تک تھا۔ قوم سیچوال ڈھونڈ کی زمینی حدبندیاں آپ نے ہی علاقہ بیروٹ میں کی ۔ آپ کو جرگے میں بحیثیت جج اور فیصلہ سنانے کے لیے گلیات، ہزارہ سے لیکر پونچھ ہجیرے تک دعوت کے زریعے بلایا جاتا تھا۔ آپ ایک جاگیردار ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے علاقے کے مذہبی اور معزز شخص تھے۔ کفیل عباسی ساکن بیروٹ قوم بنکال ڈھونڈ نے مجھے بتایا کہ بیروٹ کو پہلوانوں کی زمین آپکی وجہ سے کہا جاتا تھا کیونکہ آپ باقاعدہ ایک پہلوان تھے اور آپکی پہلوانی دور دراز کے علاقوں تک مشہور تھی، بیروٹ کو آپکی وجہ سے پہلوانوں کا شہر کہا جاتا تھا۔ پروفیسر افتخار عباسی نے مزید بتایا کہ نوائس علی خان کی دستار اتنی وسیع و بھاری تھی کہ اسکا پرنہ آخری سرہ انکے پیٹ تک جاتا تھا ایک بار کوہالہ کے قریب 5 بندے ایک بردہ لکڑی کی لمبا ستون جو چھت ڈالنے میں کام آتا ہے وہ اٹھا کر بیروٹ آرہے تھے تو آپ نے انہیں وہاں سے ہٹا کر اکیلے وہ بردہ اپنے کندھے پر رکھا اور بیروٹ پہنچے ۔ بیروٹ میں طاہر علی خان عباسی جاگیردار کی زریت دس برادریوں کی سرداری و پگ آپکے سر پر رکھی گئی تھی۔ آپ نے ہمیشہ عدل و انصاف پر فیصلہ دیا، آپکے ساتھ علاقے میں جان نواز خان، قوم کاملال ڈھونڈ اور ڈوگرہ چیف مان سنگھ علاقے کے سربراہ تھے اور آپکا ان سے دوستانہ

تھا۔ علاقہ بیروٹ میں خوشحالی و امن و امان تھا۔ آپکی شہادت کا واقعہ میں نے مختلف بزرگوں اور مختلف برادریوں کے لوگوں سے سنا اور اسکی جانچ کی، اس میں سب سے مدلل رائے جو پروفیسر افتخار عباسی اور کفیل عباسی نے پیش کی وہ یہی تھی کہ ایک جرگے میں فیصلہ سنانے پر آپکو جان نواز خان اور ڈوگرہ مان سنگھ کی ملی بھگت سے دھوکہ سے بلا کر دعوت طعام میں شہید کیا گیا اور آپکا قاتل مان سنگھ تھا۔ ایک حق منجانب فیصلہ جو ڈوگرہ لارڈ مان سنگھ اور جان نواز کی منشاء و مفاد کے برعکس تھا اسکے شاخسانے میں آپکو مغرت کے وقت صلح کے بہانے دعوت طعام پر بلایا گیا اور مثل کوفیان عراق آپکو دھوکہ سے بلا کر شہید کیا گیا۔ آپ امام حسین علیہ السلام کے طریقے پر دھوکہ سے بلا کر شہید کیے گئے اور یوں آپکی شہادت وقوع پزیر ہوئی۔

ولی کامل و عالم باعمل، صاحب شریعت و طریقت

حضرت پیر میر احمد خان عباسی چشتی قادری

رحمت اللہ تعالی علیہ

دور حیات سن 1810ء تا 1878ء

اللہ رب العزت کے ہاں مقبول بندوں کی کمی نہیں اور وہ جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت کی آغوش میں لیکر اسے مرتبہ ولایت پر براجمان کردیتے ہیں۔ ایسے ہی ایک نیک سیرت شخص جو ایک عبادت گزار اور تہجد گزار شخص حضرت غلام علی خان عباسی کے آنگن میں پیدا ہوئے جنھوں نے اپنی ساری زندگی دین اسلام کی سربلندی اور عبادت گزاری میں گزاری جو اپنے وقت کے ایک قطب گزرے جنکا نام حضرت میر احمد خان عباسی رحمت اللہ تعالی علیہ تھا۔ آپکی ولادت باسعادت 1810ء کو حضرت غلام علی خان عباسی کے ہاں ہوئی۔ آپ اپنے بھائی نمبردار سردار جمیعت علی خان عباسی کے چھوٹے بھائی تھے جو بچپن سے ہی دین اسلام کی طرف راغب تھے۔ ابتدائی دینی تعلیم اپنے آبائی گاؤں سے ہی حاصل کی اور دینی سلسلہ تعلیم و تربیت کے لیے راولپنڈی میں خانقاہ عالیہ اور مدرسے میں زیر تعلیم رہے۔ آپ نے وقت کے کامل اساتذہ کرام اور شیوخ سے دین اسلام سیکھا اور وقت کے ایک باشرع اور جید عالم دین ٹھہرے۔ ایک جاگیردار اور زمیندار خاندان سے ہونے کے باوجود آپ میں کبھی بھی کسی قسم کا تفاخر، برتری اور

طاقت و شوکت کا اثر نہیں دیکھا گیا، آپ نے خاندانی وجاہت اور اپنی شان و شوکت کو دین اسلام پر قربان کردیا اور اپنا تن من دھن دین اسلام پر قربان کیا۔ آپکا سلسلہ طریقت چشتیہ تھا اور اسکے علاوہ محبوب سبحانی الشیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کے عقیدت مند بھی تھے، اسکے علاوہ شیوخ قادریہ سے بھی آپکو فیض حاصل ہوا، باین وجہ آپکو دو سلسلہ جات چشتیہ و قادریہ سے فیض و نگاہ کامل حاصل ہوئی۔

آپکے پیر و مرشد حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی المعروف حضرت پیر پٹھان رحمت اللہ تعالیٰ تھے۔ آپکا دور حیات 1770 عیسوی سے لیکر 1850 عیسوی تھا۔ حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رح جو کہ برصغیر پاک و ہند میں ایک عظیم مصلح اور روحانی پیشواء تھے۔ آپ کا تعلق سلسلہ عالیہ چشتیہ سے تھا۔ ہندوستان، پاکستان اور افغانستان میں سینکڑوں مشائخ آپ کو اپنا ،روحانی مورث تسلیم کرتے ہیں۔ آپ کی رشدوہدایت سے برصغیر پاک و ہند کا کونہ کونہ منور ہوا برصغیر سے باہر افغانستان، وسط ایشیا، ایران، عراق، شام اور حجازمقدس تک آپ کا فیض پہنچا۔

حضرت میر احمد خان عباسی عین جوانی میں ہی گھر سے دور خانقاہ اور مدرسوں میں زیر تعلیم رہے، آپکی شادی بھی دیار غیر میں ہی ہوئی اور 40 سال کی عمر میں واپسی پر آپ نے اپنے آبائی علاقے چھچھ شریف، بیروٹ میں اپنے چھوٹے بھائی نمبردار سردار جمیعت علی خان عباسی کیساتھ ہی اپنا مسکن بنایا۔

آپکی ولایت اور مقام مرتبے کا یہ عالم تھا کہ سرکل بکوٹ کی مشہور و معروف درگاہ کے بزرگ حضرت پیر فقیراللہ بکوٹی رح جو اپنے دور کے ایک عظیم مذہبی پیشواء اور رہنما گزرے ہیں جنھوں نے اپنے نور تجلیات سے پورے خطہ کوہسار مری، ہزارہ اور کشمیر کو منور کیا آپکی وفات کیبعد جب انکی آمد بیروٹ کلاں میں ہوئی تو پوری زندگی آپ میرہ بیروٹ کے مقام سے اپنے گھوڑے سے اتر کر پیدل سفر اختیار کرتے اور گھوڑے پر سواری نا کرتے۔ کسی محب نے سوال کیا کہ حضور آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو حضرت پیر فقیر اللہ بکوٹی قادری الحنفی رحمت اللہ تعالی علیہ نے فرمایا کہ یہاں پر ایک بزرگ میر احمد خان کی قبر موجود ہے میں اسکے احترام میں یہاں سے پیدل سفر اختیار کرتا ہوں کیونکہ میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ وہ مٹی کے نیچے سویا ہوا ہوں اور میں گھوڑے کی پشت پر سوار ہو کر یہاں سے سفر کروں۔

حضرت میر احمد خان عباسی نے درس و تدریس اور فقہ میں مہارت حاصل کرنے کیبعد سلسلہ طریقت میں قدم رکھا ۔ آپ وقت کے کامل عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک باشرع صوفی بزرگ اور وقت کے کامل ولی تھے۔ گاؤں بیروٹ کلاں کی پہلی جامع مسجد کی بنیاد 1845ء کو آپ نے چھجہ شریف، بیروٹ میں رکھی جو کہ آج بھی موجود ہے۔ آپ نے وہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور لوگوں کو دین اسلام کی تعلیمات سے روشن اور منور کیا۔ آپ بچوں کو ناظرہ اور قرآن مجید پڑھاتے تھے اور بڑوں کو وعظ و نصیحت کرتے۔ آپ نے اپنی رہائش کے لیے مسجد سے متصل ہی ایک چھوٹا سا کمرہ بنا رکھا تھا جسکا ایک دروازہ براہ راست مسجد کی جانب کھلتا تھا، آپ نے گوشہ نشینی کی زندگی اختیار کی اور مخلوق سے سلسلہ منقطع کیا۔ آپ ہمیشہ چلہ نشینی، تسبیحات

اور یاد الٰہی میں رہتے۔ آپکا عشق الٰہی اتنا بڑھا کہ آپکو حضور غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر الجیلانی رح کی نگاہ مبارک کا فیض بخشا گیا۔ آپکی وفات کیبعد جب کشمیر کے سفر پر گامزن ایک ولی کامل اور بزرگ ہستی کا اپنے مریدین کے ہمراہ چھچھ شریف سے گزر ہوا تو اس بزرگ ہستی نے وہاں موجود لوگوں سے اس زمین اور مسجد کے متعلق دریافت کیا۔ زمین کے متعلق محمد اکرم خان مرحوم نے بتایا کہ یہ زمین ہماری ملکیت ہے اور یہ مسجد ہمارے دادا کے بڑے بھائی حضرت میر احمد خان رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کی تعمیر کردہ ہے۔ ان بزرگوں نے فرمایا کہ اس مقام پر حضور پنجتن پاک علیہم السلام اور حضور غوث الاعظم الشیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رح کا نور اور فیض مجھے دکھائی دے رہا ہے، اس جگہ کو آپ مجھے فروخت کردیں جس پر محمد اکرم خان نے کہا کہ نہیں یہ ہمارے آبا کی نشانی ہے، ہم اس زمین کو فروخت نہیں کریں گے جس پر انہوں نے فرمایا کہ اگر آپ اس زمین کو فروخت نہیں کرسکتے تو اس مقام اور اس مسجد کی ہمیشہ تعظیم و توقیر کرنا، فضل الٰہی تمہارے اوپر رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت میر احمد خان رح کے خاندان اور آپکے برادر حقیقی جناب نمبردار سردار جمیعت علی خان عباسی کی کل اولاد میں کوئی فرد ایسا نہیں گزرا جو بغیر سلسلہ طریقت میں بیعت ہوئے اور محی الدین عبدالقادر جیلانی رح کا مرید ہوئے فوت ہوا ہو۔ میرے اپنے پردادا جان محمد اکرم خان مرحوم ہمیشہ صوم و صلوۃ کے پابند، باشرع انسان گزرے جنہوں نے پوری زندگی گیارہویں شریف کو ترک نہیں کیا اور حضرت غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی رح کے ہمیشہ عقیدت مند، محب گزرے، انہی کے تین بیٹے منشی محمد اقبال مرحوم، حاجی محمد عباس خان اور حاجی محمد گل زمان خان اپنے دور کے مشہور صوفی بزرگ پیر سید علی شاہ سوہاوی رح کی درگاہ عالیہ کے مرید تھے جنکا مزار سوہاوہ شریف، ضلع باغ آزاد کشمیر میں موجود ہے اور انکو اپنے مرشد کی بارگاہ عالیہ سے قلم، انگھوٹھی اور دعا خیر عطا ہوئی

یہی وجہ ہے کہ راقم الحروف خود غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی رح کے نور نظر السیدنا بہاؤ الدین الحسنی الگیلانی رح المعروف حضرت میراں لعل پاک بہاول شیر قلندر جو اولیاء کے تاجدار اور شہنشاہ ولایت ہیں، قلندر اعظم ہیں ،آل نبی اور اولاد علی ہیں جنکے مقام و مرتبے سے کون انکاری ہوسکتا ہے ؟ اس عظیم ہستی اور شفیق بزرگ کا عقیدت مند اور محب ہے اور بالخصوص اولاد امام حسن و حسین علیہ السلام سے میرا ہمیشہ ایک محبت، عقیدت اور ادب کا سلسلہ برقرار رہا۔اس کے علاوہ راقم الحروف ایک مدت تک سلسلہ قادریہ قلندریہ سے وابستہ رہا اور پھر حضور سلطان الفقر،سلطان العارفین، برھان الواصلین، فنا فی عین ذات ھو حضرت سیدنا سخی سلطان باھو قدس سرہ العزیز کے سلسلہ سروریہ قادریہ سے فیض یاب و منسلک ہوا۔ خدا تعالی آل رسول سے اس تعلق کو ہمیشہ قائم و دائم رکھیں۔

بیروٹ کی تاریخ میں پہلی جامع مسجد 1845ء کو چھجہ شریف میں رکھی گئی اس کے بعد سادات مشھدیہ کی آمد کیبعد جامع مسجد غوثیہ بگلوٹیاں اور پھر حضرت پیر فقیر اللہ بکوٹی قادری رح جب بیروٹ میں آکر آباد ہوئے تو جامع مسجد کھوہاس کی بنیاد رکھی گئی جو کہ قریبا 1901ء کے عشرے ،میں رکھی گئی۔ حضرت میر احمد خان عباسی نے ہمیشہ گوشہ نشینی اور چلہ کشی میں زندگی بسر کی چھجہ شریف میں ہارون الرشید عباسی صاحب جو کہ انگلینڈ سکول آف بزنس اینڈ اکنامکس سے فارغ التحصیل ہیں انکے عقب میں ایک بڑی پتھر کی چٹان موجود ہے جہاں پر مشھور روایت ہے کہ حضرت میر احمد خان وہیں چلہ کش ہوئے اور نماز ادا فرماتے۔ اسکے قریب ہی کہو کا مبارک درخت تھے جو کہ اس پر سایہ کیے ہوئے تھے، مکانات کی تعمیر میں اب زیادہ تر کہو کے درخت

کاٹ دیے گئے، بڑا خوبصورت اور حسین مقام ہے جہاں سے مشک پوری کا پہاڑ سامنے دکھائی دیتا ہے، جب سورج طلوع ہوتا ہے تو ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے نور کی کرنیں اس چٹان پر پڑ رہی ہوں اور کیوں نا ہو؟ جس مقام کو اولیاء اللہ اپنے جائے نماز اور مسکن بنائیں وہاں نور کی برسات برستی رہتی ہیں۔ سلسلہ طریقت میں قادریہ ہونے کے باعث آپ صوم و صلوۃ کے سخت پابند اور تہجد گزار تھے، لوگوں سے عموما کم گفتگو فرماتے، زیادہ تر وقت اپنے حجرے میں بسر کرتے۔ آپکے ہاں ایک ہی بیٹے کی پیدائش ہوئی جنکا نام سلطان احمد علی خان عباسی رکھا گیا جو کہ جوانی میں ہی اللہ تعالی کو پیارے ہوگئے بایں وجہ آپکا سلسلہ نسب منقطع ہوگیا۔

آپکی وفات کا مشہور واقعہ جسکے راوی کئی مقامی اور غیر مقامی بزرگ ہیں انہوں نے اس کا تزکرہ عجب انداز میں کیا۔ آپکی قبر مبارک بیروٹ ڈاکخانے کے نیچے اور حاجی عتیق عباسی صاحب کے گھر کے عقب میں شاہ محمد آل برادری کے اجتماعی قبرستان میں واقع ہے، جہاں کہیں بزرگ دفن ہیں اور یہ بیروٹ کا اک قدیمی قبرستان ہوا کرتا تھا۔ آپکی وفات کا واقعہ یوں درج ہے کہ ایک ،دن آپ کا گزر اسی قبرستان سے ہوا تو دیکھا کہ ایک بیل ایک تازہ قبر کو سینگ سے اکھاڑ رہا ہے آپ نے مریدین سے کہا جب یہ کسی مرد حقیقی کی قبر کو سینگ لگائے گا تب اسکو معلوم ہوجائے گا کہ قبر کو اکھاڑنا کسے کہتے ہیں؟ اسکے بعد آپ بخار میں مبتلا ہوئے اور مہینے بعد ہی اچانک ہی فوت ہوگئے۔ عزیز و اقرباء اور مریدین و محبین کی بڑی جماعت کے ہمراہ آپکو اسی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا، خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ عین وہی بیل آپکی قبر مبارک کے پاس پہنچا اور آپکی قبر پر سینگ پیوستہ کیا پھر وہ منظر چشم عالم نے دیکھا کہ وہ بیل زمین سے اوپر فضا میں

،بلند ہوا اور اسی کے ٹکرے ٹکرے ہوا میں بلند ہوکر زمین پر آگرے جیسے کوئی بم دھماکہ ہوا ہوں اس واقعے کے عینی شاہدین اور پشت در پشت برادری اور غیر برادری افراد اس کی گواہی دیتے ہیں شاید خدا ذوالجلال کو اپنے محبوبین کی بے ادبی گوارا نہیں گزری تبھی افراد کی اصلاح اور مقام ولایت کی جھلک کے لیے یہ منظر اقوام عالم کو دکھایا گیا۔ اپنے اور پرائے دونوں آپکی قبر مبارک پر حاضری ضرور دیتے تھے، اس قبرستان پر شہتوت کے گھنے درخت سایہ کیے ہوئے ہیں اور بعض بزرگوں نے وہاں ببر شیر کو بھی آتے دیکھا ہے، عموما خطہ کوھسار مری ، ہزارہ و کشمیر میں یہ بات مشہور ہے کہ کہو کا درخت اور شیر کا آنا کسی خاص مقرب بندے اور ولی کامل کی نشانی میں سے ہی ہوتا ہے جسکو ولایت کی نشانی گردانا جاتا ہے۔

حضرت میر احمد خان عباسی نے ہمیشہ دین اسلام کی تعلیمات کا حکم دیا، غیر اقوام بالخصوص چھوٹی اقوام اور پیشہ ور اقوام سے ہمیشہ حسن سلوک، محبت اور عقیدت کا برتاؤ رکھا۔ انکی اولاد کو اپنی اولاد سمجھا اور ہمیشہ اپنی اولاد جیسا برتاؤ کیا یہی وجہ کہ مزارعین جنہیں بعض اقرباء قوم ڈھونڈ ظلم و جبر کا نشانہ بناتے رہے اور ناانصافی و ظلم کرتے رہے آپکی ذات سے اس قدر مانوس ہیں کہ مدتوں بعد بھی آپکے خاندان کی عزت و توقیر اسی لحاظ سے کرتے ہیں جیسے کہ وہ انکا اپنا خاندان ہو۔ دین اسلام میں سب مسلمان برابر ہیں اور ذات حق کے نزدیک عزت کا معیار فقط تقوی ہے جسکی عملی تصویر حضرت میر احمد خان مرحوم تھے۔ اللہ رب کریم ہمیں تمام اقوام عالم سے حسن سلوک کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔

تزکرہ مشاہیر نوائیسال خاندان

الحاج محمد عباس خان عباسی مرحوم آف چھجہ بیروٹ (بانی اسلام آباد پولٹری اینڈ فیڈ ملز پرائیویٹ لمیٹڈ)ایسی تاریخ ساز شخصیت تھے کہ میرے دادا جان الحاج محمد گل زمان خان عباسی مرحوم کے بڑے بھائی اور میرا ان سے نسبی تعلق ہونے کے علاوہ بھی ،میں نے اپنی ساری زندگی انہیں علم دوست، اعلی ظرف، دیانت و متانت، انسان پرور شریعت اور صوم و صلوۃ کا پابند، سادگی اور عجز و انکساری کا پیکر، باحیا اور صاحب کردار شخص پایا ہے جو اپنے دور کے ایک بڑے صاحب ثروت اور صاحب مال و حیثیت ہونے کے باوجود وقت کے کامل ولی اور درویش صفت شخص تھے۔ بلاشبہ حاجی محمد عباس خان عباسی مرحوم کو ہمارے نوائیسال خاندان کے ماتھے کا جھومر کہا جائے تو یہ بلکل بجا ہوگا۔

زیل میں موجود ممتاز مؤرخ و جرنلسٹ عبیداللہ علوی مرحوم آف بیروٹ کی ہمارے نوائیسال خانوادے کی تاریخ اور سیرت پر ایک مضمون جس کو پڑھ کر احساس ہوتا ہے کہ عبیداللہ علوی مرحوم رح نے جس شوق و محنت سے قلبی طور پر تعلق کی بناء پر الحاج محمد عباس خان عباسی مرحوم کی سیرت و کردار پر روشنی ڈالی وہ زبان حال سے بیان کرنا ناممکن ہے۔

زیل میں الحاج محمد عباس خان عباسی مرحوم، انکے بڑے بھائی الحاج منشی محمد]
اقبال خان عباسی مرحوم اور میرے دادا جان الحاج محمد گل زمان خان عباسی مرحوم کی
تصاویر ہیں۔ اللہ رب العالمین ہمارے بزرگان کی کامل مغفرت فرمائیں اور جنت الفردوس
میں اعلی مقام عطا فرمائیں اور ہمارے خانوادے کو اپنے اجداد کے نقش قدم پر چلنے کی
توفیق عنایت فرمائیں۔

[آمین بحق سیدنا محمد وآلہ الطاہرین الطیبین]

الحاج محمد عباس خان عباسی آف چھجہ۔

بیروٹ میں شرافت، دیانت اور نجابت کا ایک استعارہ

(Islamabad, تحریر محمد عبیداللہ علوی)

https://hamariweb.com/articles/36584

اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ انعامات انسان کیلئے ایسے ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے انسان کے مادی، فکری اور شعوری وزن میں اضافہ ہو جاتا ہے، ذات خداوندی نے ان انعامات کو اپنے قبضہ قدرت میں رکھا ہوا ہے، آپ جانتے ہیں کہ یہ انعامات و عطیات کیا ہیں، جن کیلئے کسی تعلیمی ڈگری، لمبے چوڑے خاندانی (Devine Gifts) الہیہ ،پس منظر یا اشرافیہ سے تعلق ہونا ضروری نہیں ہے۔۔۔؟ ان میں رزق، صحت، علم دولت، اولاد، عزت و وقار)دل سے (اور ادراک و وجدان شامل ہیں، بہت کم دنیائے قدیم سے عہد جدید تک ایسے لوگ ہیں جو ان انعامات سے اکٹھے سرفراز ہوئے یا انہوں نے اپنی قابلیت، اہلیت یا کسی اور وجہ سے انہیں حاصل کیا ہو۔ یہ انعامات نسبی و

کسبی بھی نہیں اور ربُّ الارباب جسے چاہتا ہے ان انعامات کو بندوں کی جھولی میں ڈال دیتا ہے۔

،آپ بیروٹ آئیں تو بغیر کسی تعارف کے محض یہ دریافت کریں کہ بیروٹ میں شرافت نجابت اور دیانت میں افضل کون ہے تو آپ کو بہت سارے دوسرے لوگوں کے ،ساتھ ساتھ جس شخص کا نام ملے گا وہ الحاج محمد عباس خان عباسی مرحوم آف چھجہ سنٹرل بیروٹ ہیں۔۔۔ ...سوال یہی ہے کہ آخر وہی کیوں؟

تقریباً ہم میں سے ہر آدمی یہ تجربہ تو ضرور رکھتا ہے کہ۔۔۔لاریب۔۔۔ دولت بھی انعام خداوندی کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کے بعد قاضیُ الحاجات ہے مگر اس کا سائیڈ ایفیکٹ یہ ہے کہ اگر یہ کم ظرف انسان کو اپنی بانہوں میں لے لے تو اس کی باڈی لینگویج، رویے بلکہ اکثر اوقات رشتوں تک کو بھلا دیتی ہے، ایسے صاحب ثروت کے معیاراتِ انسانی بھی بدل جاتے ہیں، اکثر ان کی ظاہری ٹپ ٹاپ دوسروں سے کورنش بجا لانے کا تقاضا بھی کرتی ہے، کچھ لوگ پوجا کی حد تک صاحب زر کی خوشامد میں آگے چلے جاتے ہیں مگر بہت کم لوگ ایسے ہیں کے اربوں روپے کے مالک (Billioners) ہونے کے باوجود اپنی پاکبازی ، خاکبازی، راست بازی، پارسائی اور شرافت و نجابت کا دامن ہاتھ

سے نہیں چھوڑتے نہ ہی اپنے بھائی بندوں اور سماج کے کسی چھوٹے یا بڑے طبقہ کے کسی چھوٹے یا بڑے فرد کیلئے ان کے رویہ میں تبدیلی آتی ہے یا وہ اپنی باڈی لینگویج سے اظہار فخر و انبساط کی ہی نمائش کرتے ہیں، راقم الحروف نے اپنی زندگی میں ایسی ہی چند شخصیات کا بہت قریب سے مشاہدہ کیا ہے، ان گنے چنے افراد میں میر خلیل الرحمٰن)بانی جنگ گروپ(، عبدالستار ایدھی)ایدھی فاؤنڈیشن (اور حاجی محمد عباس خان عباسی)اسلام آباد پولٹری اینڈ فیڈ ملز (شامل ہیں، یہ تینوں افراد اپنے عہد کی اتنی جائیداد، دولت اور اثر و رسوخ کے مالک تھے کہ اندازہ ہی کیا جا سکتا ہے، ان تینوں نے اپنے اپنے شعبے میں ایک امپائر کھڑی کی اور تینوں اپنے اپنے کام اور کارہائے نمایاں میں اتنے نمایاں ہو گئے کہ میں نے ان کی اردل میں بڑے بڑے فرعونوں کو ہاتھ باندھے کھڑا دیکھا ہے، برسوں پہلے میں سہریاں باسیاں میں بسم اللہ مارکیٹ کے پاس پنڈی جانے کیلئے کھڑا تھا کہ ایک سادہ سا آدمی وہاں سے گزرا، دعا سلام کی اور وہ آگے بڑھ گیا، وہاں ہی ایک اور شخص نے مجھ سے پوچھا کہ آپ انہیں جانتے ہیں، میں نے نفی میں سر ،ہلایا تو اس نے کہا کہ یہ باسیاں کا سب سے امیر کبیر آدمی ہے جس کے راولپنڈی اسلام آباد اور کراچی میں ٹرانسپورٹ، ہوٹلنگ اور پٹرول پمپوں کے کاروبار ہیں اور سینکڑوں ملازمین اس کے پاس کام کرتے ہیں۔ میں اس لئے حیران تھا کہ دولت کی اتنی فراوانی نے اس کی آنکھ سے حیا، دماغ سے شرافت اور اپنے رویے سے نجابت نہیں چھینی تھی اور اس نے میرے خُسر ماسٹر خطیب الرحمٰن جدون مرحوم کے حوالے سے میرے

ساتھ جس گرمجوشی اور محبت سے ہاتھ ملایا تھا اس کے لمس اور گرمی کو آج تک نہیں بھول سکا۔

حاجی محمد عباس خان کو اگر بیروٹ کے)لہرآل ڈھونڈ عباسی (نوائیسال قبیلے کے ماتھے ،کا جُھومر کہا جائے تو بیجا نہ ہو گا، اس نوائیسال خاندان میں نمبردار علی مرد خان عباسی نمبردار قلندر خان عباسی، نمبردار حبیب اللہ خان عباسی، الحاج منشی محمد اقبال خان عباسی، راجہ محمد نظر خان عباسی بھی گزرے ہیں وہ بھی ان صفات ثلاثہ سے ہی متصف تھے اب نمبردار حبیب اللہ خان عباسی کے صاحبزادے نمبردار گلاب خان عباسی ان کے سماجی مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں، حاجی محمد عباس خان عباسی کے والد اور نمبردار قلندر خان عباسی مرحوم کے چھوٹے بھائی محمد اکرم خان عباسی آف چھجہ بیروٹ نے 1946-49ء میں تحریک آزادی کشمیر میں بھی قابل فخر اور قابل تقلید کردار ادا کیا تھا، حاجی محمد عباس خان عباسی آف چھجہ بیروٹ، سردار عنایت الرحمٰن عباسی آف لورہ کے بھی دست راست تھے اور انہوں نے ان کی دامے، درہمے اور سخنے ہر طرح کی مدد اور حمایت کی تھی، وزیر اعلی سرحد کی پوری کابینے پہلی بار سرزمین بیروٹ میں آپکے گھر ہی تشریف لائے اور دعوت طعام ہوئی، اسکے علاوہ سابق گورنر و وزیراعلی سرحد سردار مہتاب خان، سردار گلزار عباسی آف نمل مجھوماں، خان عبدالقیوم خان سمیت اپنے

وقت کی بڑی سیاسی و سماجی شخصیات کیساتھ آپ کے دوستانہ مراسم رہے اور وہ چھجہ بیروٹ میں تشریف لاتے رہے۔ میری حاجی محمد عباس خان عباسی سے 2009ء میں بہت تفصیلی ملاقات ہوئی، میں سیروڑہ کی طرف سے آ رہا تھا اور وہ شہپال مارکیٹ کے سامنے اپنی جیپ پارک کر رہے تھے، انہوں نے نہایت شفقت سے اپنے ساتھ چلنے کو کہا اور ہم نے ڈنہ کی مسجد میں نماز عصر ادا کی، دوران گفتگو ان سے بیروٹ کے سو سال سے زائد افراد سے متعلق معلومات حاصل کیں، میں نے ان سے ان کی 100 جد و جہدِ زندگانی کے بارے میں بہت کچھ دریافت کیا تھا، انہوں نے بتایا کہ میں نے عملی زندگی کا آغاز کراچی سے کیا تھا، اور پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے خود ٹرانسپورٹر بنا دیا، دن رات محنت کی اور اسی کی مہربانی سے پولٹری انڈسٹری میں آج ہماری ساکھ اور ایک نام ہے۔ میں والد گرامی مولانا محمد عبداللہ علوی کے دور میں بھی ان کے ہاں آیا جایا کرتا تھا، میں نے ہمیشہ انہیں سنجیدہ اور متفکر پایا، انہیں میں نے آخری بار حاجی ایوب خان عباسی)سیڑا اسکول والے پروفیسر افتخار عباسی کے نانا (کے جنازہ میں دیکھا تھا، غالباً دونوں ہم عمر بھی تھے، قبر پر مٹی ڈالتے ہوئے ان کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھی، ان کا یہی حال سرکل بکوٹ کے پہلے ٹرانسپورٹر راجہ محمد نذر خان عباسی کو سپرد خاک کرتے وقت چند سال قبل دیکھا تھا۔

میرے والد گرامی مولانا محمد عبداللہ علوی نے دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد 13سال وہاں تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا، 1948ء میں وہ ڈگری شہر) تھرپارکر سندھ (میں اپنے بڑے بھائی مولانا محمد ایوب علوی کے ہاں آگئے اور وہاں مدرسہ علویہ کے قیام کے علاوہ ذاتی کاروبار بھی سیٹ کیا، وہ قیام پاکستان سے قبل ہندوستان کے علماء کی تنظیم جمیعت علمائے ہند کے نمایاں عہدیدار تھے اور پاکستان آنے کے بعد سندھ میں تحریک ختم نبوت میں اہم کردار ادا کیا تھا مگر اپنے آبائی وطن میں کچھ ذاتی گھریلو حالات کی وجہ سے مجبور ہو کر وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ڈگری، سندھ سے بیروٹ واپس آگئے، یہاں حالات نے انہیں گھُٹنوں تک مجبور کر دیا جس کی وجہ سے انہیں بارِ دِگر مسجد اور مکتب کی طرف ہی رجوع کرنا پڑا، پہلے انہوں نے جلیال)داخلیات بیروٹ(اور پھر الحاج مُنشی محمد اقبال خان عباسی آف چھجہ بیروٹ اور حاجی محمد عباس خان عباسی آف چھجہ بیروٹ کے کہنے پر چھجہ، بیروٹ میں درس و تدریسِ قرآنی کا سلسلہ شروع کیا، راقم الحروف نے جب ہائی سکول بیروٹ سے 1978ء میں میٹرک میں دوسری پوزیشن حاصل کی تو حاجی عباس خان عباسی مرحوم نے والد صاحب سے میرے مستقبل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے حاجی صاحب کو میری اعلیٰ تعلیم کے بارے میں بتایا جس پر وہ بہت خوش ہوئے اور والد گرامی کو یقین دہانی کروائی کہ آپ کا بیٹا پڑھنے والا بنے اس کی مالی اعانت میں کروں گا، ایسے وقت میں کہ میری والدہ محترمہ کے چھوٹے اور بڑے بھائی خصوصاً ممتاز شاہ مجھے طنز سے کہا کرتا تھے کہ "تیرے باپ

داداکون سے ایف اے بی اے ہیں کہ تو بھی ایف اے بی اے کریگا "مگر قدرت بڑی کارسازہے اورکسی کی بھی زندگی میں اپنا کردار ادا کرتی ہے، اس نے حاجی محمد عباس خان عباسی صاحب جیسا فرشتہ میری مدد کو بھیج دیا اور بی اے تک مجھے حاجی عباس صاحب کی تعلیمی میدان میں بھر پور استعانت حاصل رہی، میں اور انکے بڑے بیٹے محمد مسعود عباسی دونوں بکوٹ کے مرحوم کالج کے آخری سٹوڈنٹس ہیں، دونوں لوئر بیروٹ سے روزانہ بکوٹ جاتے اورآتے تھے، کبھی حاجی عباس صاحب نے اپنے فرزند محمد مسعود عباسی اور مجھ میں کوئی فرق نہیں رکھا، اگر ان کی استعانت مجھے حاصل نہ ہوتی تو ہوتا، جیسے کہ ان لوگوں نے متعدد بار (Loser) "میں آج ممتاز شاہ کا بے دام "ٹِھلاّ اس کی کوشش بھی کی۔

حاجی محمد عباس خان عباسی کے بڑے برادر بزرگ الحاج منشی محمد اقبال خان عباسی بھی بڑی مرنجاں مرنج شخصیت کے مالک تھے، وہ میرے نانا مولوی فضل حسین شاہ اور تایا مولانا محمد اسماعیل علوی کے شاگرد تھے، انھوں نے اپنے اساتذہ کا عمر بھر نہ صرف بے حد احترام کیا بلکہ بعد از وفات ان کا ناڑوٹہ میں مزار بھی بنوایا، انھوں نے ہی ایک نشست میں میری معلومات میں اضافہ کیاکہ بیروٹ کے اولین ٹرانسپوٹروں میں کھنی بگلہ کے ٹھیکیدار محمد امین خان عباسی بھی شامل تھے، بیروٹ میں عبدالمجید عباسی کے

علاوہ ان کے ایک صاحبزادے سری نگر والی اہلیہ سے محمد شفیع عباسی قریشی بھی ہیں جو بھارت کی حکمران کانگریس پارٹی کے سینئر عہدیدار اور بھارتی صوبے بہار کے اور اتر پردیش کے 1993ء میں گورنر بھی بنائے گئے، وہ آج کل بھارت1991ء کے اقلیتوں سے متعلق قومی کمیشن کے چیئرپرسن ہیں جنہیں وفاقی وزیر کا درجہ حاصل ہے۔

بیروٹ کے ڈھونڈ عباسی قبیلے کے نوائیسال خاندان میں الحاج منشی محمد اقبال خان عباسی، حاجی محمد عباس خان عباسی اور الحاج محمد گل زمان خان عباسی اپنے اسلاف کی ایک روشن قندیل تھے، منشی محمد اقبال خان عباسی نے بھی ایک بھرپور سماجی زندگی بسر کی اور اپنی وفات تک کتنے ہی معاملات کو فیصل کیا کہ اہلیان بیروٹ ان پر آج بھی ناز کرتے ہیں، انہوں نے گورنمنٹ ہائی سکول بیروٹ کی سابقہ عمارت کی تعمیر کیلئے کراچی سے خیبر تک چندہ اکٹھا کیا اور ذاتی حیثیت سے بھی جو بن پڑا کیا، سکول کی یونین کونسل کے اس وقت کے چیئرمین سردار محمد عرفان خان عباسی کی جاری کردہ تعمیراتی رپورٹ 1964ء کے مطابق منشی محمد اقبال خان عباسی اور حاجی محمد عباس خان عباسی نے اس سکول کیلئے تمام جستی چادریں عطیہ کی تھی جو آجکل نامعلوم افراد اکھاڑ کر پتھروں سمیت لے جا رہے ہیں۔آخری عمر میں منشی محمد اقبال خان عباسی کو اپنے

جواں سال صاحبزادوں کی وفات کا صدمہ برداشت کرنا پڑا، حاجی محمد عباس خان عباسی گزشتہ دو تین برسوں سے کاروبار سے الگ تھلگ تھے اور انہوں نے تمام تر کاروباری ذمہ داری اپنے بیٹوں محمد مسعود عباسی اور مامون الرشید عباسی کے حوالے کر رکھی تھی، مسعود عباسی اور ان کے چھوٹے بھائی بھی احساس خود نمائی کے خلاف ہیں اور اپنے والد محترم کی طرح باغ و بہار شخصیت کے مالک ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں، ان کے اہل خانہ اور بہن بھائیوں کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور صبر جمیل سے نوازے۔

حاجی عباس خان عباسی، کہو شرقی کی خانال برادری کے داماد تھے، ان کی خوشدامن "سکینہ بی بی ان خواتین اساتذہ میں شامل تھیں جو موجودہ نسل کی مائوں کی "استانی جی کہلاتی تھیں، میری والدہ مرحومہ سمیت اہلیان بیروٹ کی 90فیصد مائیں انہی کی شاگردی ہیں، وہ بھی کیا زمانہ تھا کہ استانی جی سمیت عجائب بی بی)موجودہ گرلز ہائر سیکنڈری سکول بیروٹ کی پرنسپل فرخ بی بی کی دادی مرحومہ (، اور مرد اساتذہ میں مولوی فضل حسین شاہ، مولانا اسماعیل علوی، مولانا یعقوب علوی بیروٹوی، علی حیدر خان عباسی)باسیاں (اور دیگر مقامی اساتذہ نے اس پرآشوب دور میں اپنے شاگردوں کو جس محنت اور جانفشانی سے علم منتقل کیا آج بھی وہ شاگرد ان کی آخری ابدی آرامگاہوں کے قریب

سے گزرتے ہوئے انہیں بسم اللہ پڑھ کر دعائے مغفرت کرتے ہیں، نوائیسال خاندان چھجہ بیروٹ کے حاجی برادران انہی شاگردوں میں سے تھے جو علم اور عالم کی اہمیت کا مکمل ادراک رکھتے تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں اس علم دوستی کا ایوارڈ بھی دیا، حاجی برادران کی تمام اولاد اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے اور وہ قومی ، علاقائی اور مقامی سطح پرکسی سیاسی عہدہ اور لالچ کے بغیر اپنا مثبت اور تعمیری کردار ادا کر رہے ہیں اور یہی لوگ قومی خزانے کو سب سے زیادہ ٹیکس بھی ادا کرتے ہیں،اس کے علاوہ نیشنل بنک آف پاکستان (بیروٹ برانچ)کا تمام کاروبار بھی حاجی برادران کی نوائیسال برادری کے 60 فیصد شیئرز کا ہی مرہون منت ہے۔

شجرہ نسب خاندان عباسیہ

قبیلہ ڈھونڈ عباسی

زیلی شاخ

نوائیسال چنگسال لہرآل رتنال ڈھونڈ

تحریر و تدوین

اسامہ علی عباسی

بالتاریخ یکم مئی سن 2022ء

السیدنا عباس ابن عبدالمطلب، عم رسول اللہ
1
جاری بالنقابۃ الاشراف العباسیہ الباکستان
عبید اللہ ابن عباس
عباس
عبداللہ
طلحہ
جعفر
محمد بن عبید اللہ
النقیب
01/01/2023
سلیم
عبداللہ
عبدالرحمان
سعید (معبد السعید)
فضل
عبداللہ
بحوالہ:
مشجرات الزکیہ فی انساب بنوہاشم -
بنوہاشم از الشیخ حسن الحسنی
یافث
عادل
احمد
اسحاق
بحوالہ: جاری بالنقابۃ الاشراف العباسیین الہاشمیین عراق بسلسلہ نقابت اسامہ عباسی۔
بحوالہ: جاری بالنقابۃ الاشراف الہند - بسلسلہ نقابت اسامہ علی عباسی.
فضل
رفیع
عباس
بحوالہ: عباسیان ہند صفحہ نمبر 211 ، 276 & 36
جزواتہ الاقتباس - الاساس فی نسب بنی عباس
(اسامہ علی عباسی) بنوہاشم از الشیخ الحسنی
نقیب اسامہ علی عباسی
Abbasi
01/01/2023
نوح
طائفشاہ
غیاث الدین شاہ المعروف ضراب خان
احمد
عباس
عبدالعزیز
تصدیق النقابۃ الحسنیہ الکیلانیہ، عراق

②
سپہ سالار غیاث الدین ضراب شاہ المعروف ضراب خان
ولی کامل حضرت غنی محمد اکبر خان عباسی
سالم خان
مغل باز خان
(تنولی عباسی)
کنور خان عباسی
المعروف
کہوندر خان
سردار خان (سرداڑہ عباسی)
ثناء ولی خان
مولم خان
فرادم خان
کالو خان عباسی
المعروف
کالو رائے خان
بہادر خان
نیک محمد خان عباسی
عرف نکو در خان
قدرت اللہ خان عرف کوند خان
کور خان (لاولد)
دلیل محمد خان عباسی
راسب خان عباسی
بحوالہ: عباسیان ہند 1819ء
انساب ظفر آباد اعظم گڑھ 1805ء
حضرت شاہ ولی خان، لقب ڈھونڈ خان
قبیلہ ڈھونڈ عباسی
باغ ولی خان عرف جھاگ خان (جبکلم، کھتریل، گہیبال)
نقابت الاشراف العباسیین الھاشمیین الباکستان، اسامہ علی عباسی۔

③
ولی کامل حضرت شاہ ولی خان عباسی بلقب ڈھونڈ خان
پیر محمود شاہ
سردار حسن خان عرف جھس خان
پیر محمد خان عرف پیر خان (جبکم ڈھونڈ - پیروال)
گلاب خان عباسی
امیر محمد خان بلقب پیر بے ریاء خان (دناہ شریف گھوڑا گلی مری)
سلطان محمد خان عرف سہو خان (جبکم ڈھونڈ - سہوال) کہوٹہ
غلام محمد خان عرف بچو خان (جبکم ڈھونڈ - بچوال) کہوٹہ
حضرت پیر نعمت شاہ بلقب دائمت بابا
(دادا ڈھمٹ خان عباسی) دناہ شریف مری
رحمت علی شاہ
عرف
ککی خان (ککّے عباسی)
ہجرت الھند میں کی۔
ککّے عباسی
(انڈیا)
پائندہ خان عباسی عرف پھی خان
تاج محمد خان عرف ٹولٹہ خان
چمن خان عرف چملہ خان
عبداللہ خان عرف ڈھیبہ خان
بحوالہ:
عباسیان ہزد 1819ء
انساب ظفرآباد 1800ء
از اسامہ علی عباسی

4
سردار پائندہ خان عباسی (مدفن چگواڑی مری)
باغ خان المعروف ھاگت خان
چنگیز خان عباسی
محبت خان عرف خان
کمال خان عرف خان
بہرام اللہ خان
راج ولی خان عرف راجہ خان
تاج خان
عماد الملک سردار طالب خان المعروف توکت خان
وزیر اعظم ریاست ملتان بدور شاہ حسین لنگاہ
مدفن ملتان بمطابق
1491 عیسوی
(داماد راجگان پونچھ)
ملک اعظم خان عرف بلال خان (لاولد)
ملک عبد الرحمان خان عباسی المعروف رتن خان
ملک قاسم خان عباسی المعروف چاند خان
بغداد خان عرف بھیخ خان
لہراسب خان عباسی
حاجب داد خان عرف ہیچ خان
بدر زمان خان عرف بدھڑا خان
گل حیدر خان عرف گل چندر خان
مدفن گھڑیال مری
پیر ہدایت اللہ شاہ عباسی
المعروف جاگو بابا
عبد اللہ خان عرف ابد خان
کالو خان عباسی
بسیلدار خان عباسی
بحوالہ: عباسیان الهند از مفتی نجم الدین ثمرقندی 1819ء
از اسامہ علی عباسی۔
نقابة الاشراف العباسیه الهاشمیه شمالی پاکستان

سردار لہراسب خان عباسی عرف لہر خان ولد رتن خان
پہلوان خان
عرف
پہلو خان
(بیروٹ تا بکوٹ)
شیخ ولی خان
عرف
شیخو خان
(نمل مجھو ماں)
ممیر علی خان
عرف
میر علی خان
(مولیا ہنگل بڑالہ)
امام علی خان
عرف
ممون/امیر خان
(بکری بیر گراں)
فوجدار خان
عرف
موجد خان
(کشمیر)
سردار چنگیز خان
عرف
دادا چنگس خان
(چنگلسال)
معظم خان
عرف
موبو خان (موبیوال)
نکودر خان
(نکودرال)
خان محمد خان
(خانال)
سیچو خان (سیچوال)
آزادی خان عرف ادھاری/دارا خان
سالم خان (بیروٹ)
سید عالم خان (بکوٹ)
قطب خان
یگانہ خان
بھاگو خان
طاہر خان
سردار شاہ محمد خان
لعل محمد خان
بحوالہ: عباسیان ہند 1819ء
مقامی روایات و گوایان -
از اسامہ علی عباسی۔

تفصیلی خاکہ از اولاد چنگیز خان المعروف دادا چنگس خان
سردار چنگیز خان ابن پہلوان خان ابن لہر خان
آزادی خان المعروف ادھاری خان
سیپچو خان (سیپچوال)
راج زادہ خان
اوجسمی خان
سالم خان
سید خان
بحوالہ: مقامی شہادات، قلمی نسخات
سرکاری ریکارڈ - از اسامہ علی عباسی
طاہر خان
باغ خان المعروف جاگو خان
شاہ محمد خان
لعل محمد المعروف لَلّی خان
رسالت خان المعروف ثالث خان
صفر خان
(صفریال برادری)
فتح خان
(فتیال الہ بیروٹ)
لعل خان
(لالال عباسیاں)
صحت خان
میر خان
(زمیرال)
احمد خان
سرت خان
(سرتیال برادری)
بخش خان المعروف بخشی خان
(بخشیال)
سردار نوائس خان ابن احمد خان (نوائیسال)
غلام علی خان
عالم شیر خان
نمبردار جمعیت علی خان عباسی
میر احمد خان
سلطان احمد خان (لاولد)
نمبردار علی مرد خان عباسی
بوسہ خان
نور خان
میر زمان خان
اکرم خان
نمبردار قلندر خان
سکندر خان
کالا خان
کاکا خان
حاجی عباس خان عباسی
منشی محمد اقبال خان
حاجی گل زمان عباسی
گل رحمان عباسی
منیب الرحمان عباسی
اسامہ علی عباسی
انس عباسی
عبدالرافع عباسی